كشف اللثام عن

غربة الاسلام

تاليف سيد ابو بكر بن حسن بن اسد الله شاه آبادی

طبع في مطبع مفيد عام الواقع

في آگره في سنة ١٣٠٥ الهجرية

تم

خراب من الهدی علماؤهم شر من تحت ادیم السماء من عندهم تخرج الفتنة و
فیهم تعود رواه البیهقی فی شعب الایمان یعنی نزدیک ہے کہ لوگون پر ایک ایسا زمانہ آویگا کہ
اسلام کا فقط نام اور قرآن کا فقط نقش باقی رہیگا دگر ہیچ مسجدین آباد ہونگی یعنی ظاہر کے نمازی بہت
ہونگے لکن ہدایت سے ویران ہونگے کوئی اونمین دین کی راہ پر نہوگا علما اونکے اون سب
لوگون سے بدتر ہونگے جو آسمان کے نیچے ہین اونہین کے پاس سے فتنہ نکلیگا اور اونہین کے
اندر پھر کر جائیگا مطلب یہ کہ اسلام کا فقط نام رہجائیگا جیسے فقط نماز روزہ زکوٰۃ حج اور قرآن کو
بطور عادت کے قراءت وکتابت کرینگے نہ بطور تحصیل علم وعبادت کے مسجدمین واسطے ریا و سمعہ
کے جائینگے یا سوال کرنے اور خبر لگانے اور باتین بنانے کے نہ واسطے طاعت وعبادت کے
علما بدعات ومنکرات نکال کر فتنہ برپا کرینگے ایک دوسرے کو کافر بتا کر اپنا ایمان برباد کردینگے
بہرحال یہ حدیث بھی ایک معجزہ ہے کیونکہ سارے امور مطابق ارشاد حضور کے واقع ہوئے اور
ہمنے اپنی آنکھہ و کان سے دیکھے سنے اور سب لوگ ہر روز دیکھتے سنتے رہتے ہین لکن ہزار
مین ایک کو بھی عبرت نہین ہوتی ہر شخص یہ جانتا ہے کہ یہ حدیث حق مین دوسرون کے
آئی ہے نہ میرے حق مین حالانکہ سب سے زیادہ مصداق اس حدیث کا یہی شخص ہے اگر یقین نہو
تو اپنے حال وقال واعمال کو اس حدیث پر عرض کردیکھے اگر اللہ نے ذرا سا بھی انصاف دیا ہوگا
تو سمجھ لیگا کہ سب سے پہلے مین ہی اسکے نیچے داخل ہون یہ شخص عامی ہوگا یا عالم ہرگز مصداق
سے اس حدیث کے اسوقت مین خارج نہوسکیگا اور یہ خیال اوسکا کہ مین پشت ہا پشت سے مسلمان
چلا آتا ہون اور میرے گھر مین رواج تعلم قرآن وادای نماز وغیرہ مراسم اسلام وشعائر ایمان
کا جاری ہے پھر مین کسطرح نام کا مسلمان ٹھیرا اور کس وجہ سے مین مصداق اس حدیث
کا ہوسکونگا تو اسکا جواب یہ ہے کہ حدیث زیاد بن لبید مین آیا ہے کہ حضرت نے ایک شئی کا ذکر کیا

یعنی کسی خوفناک بات کا پہر فرمایا کہ یہ بات اوسوقت ہو گی کہ علم دنیا سے جاتا رہیگا مینے کہا
اے رسول خدا علم کیونکر جائیگا ہم سب لوگ قرآن پڑہتے ہین اور اپنی اولاد کو پڑہاتے ہین اور
ہماری اولاد اپنی اولاد کو پڑہائیگی قیامت تک یہی سلسلہ جاری رہیگا فرمایا ثکلتک امک
زیاد ان کنت لاراک من افقه رجل بالمدینة اولیس هذه الیهود والنصاری
یقرؤن التوراة والانجیل لایعملون بشئ مما فیهما رواه احمد وابن ماجة والترمذی
والدارمی عن ابی امامة یعنی روئے تجکو مان تیری ای زیاد مین تو یہ خیال کرتا تہا کہ مدینہ
مین تو ہی ایک بڑا سمجہدار آدمی ہے کیا یہ یہود ونصاری توریت وانجیل نہین پڑہتے ہین
لکن کسی شئی پر اونمین سے عمل نہین کرتے معلوم ہوا کہ نرا پڑہنا پڑہانا بغیر عمل کے کچہہ فائدہ نجبش
نہین ہوتا ہے بلکہ ایسا علم جہل ٹہیرتا ہے حدیث مین آیا ہے وان من العلم جہلا سو عالم کو
اس حدیث مین بسبب عدم عمل کے اپنے علم پر بمنزلہ شخص جاہل کے ٹہیرایا ہے بلکہ بمنزلہ خر
کے جسپر کتابین لدی ہون بلکہ بمنزلہ چوپایون کے بلکہ اون سے بہی گمراہ تر هکذا فی المرقاة
حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ جو کام اگلے اہل کتاب نے کیا تہا جسکے سبب سے وہ مغضوب وضال ٹہیرے
وہی کام اس امت کے لوگ بہی کرینگے چنانچہ صراحت اسکی اور حدیثون مین بہی آئی ہے حدیث
ابی واقد لیثی مین بذیل قصہ ذات انواط فرمایا ہے والذی نفسی بیده لترکبن سنن من کان
قبلکم رواه الترمذی یعنی واللہ تم اگلون کی چال پر چلوگے اس اجمال کی تفصیل قلیل حدیث
ابن عمر مین یون فرمائی ہے لیاتین علی امتی کما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل
حتی ان کان منهم من اتی امه علانیة لکان فی امتی من یصنع ذلك وان بنی اسرائیل
تفرقت علی ثنتین وسبعین ملة وتفترق امتی علی ثلث وسبعین ملة کلهم فی النار
الا ملة واحدة قالوا من هی یا رسول الله قال ما انا علیه واصحابی رواه الترمذی

وفی روایة احمد وابی داؤد عن معاویة ثنتان وسبعون فی النار وواحدة فی الجنة وھی الجماعة وانه سیخرج فی امتی اقوام تتجاری بھم تلك الاھواء کما یتجاری الکلب بصاحبه لا یبقی منه عرق ولا مفصل الا دخله یعنی جو کچھہ بنی اسرائیل پر گزرا وہی ماجرا میری امت پر بہی ہونیوالا ہے جیسے ایک پاپوش برابر دوسری پاپوش کے ہوتی ہے یعنی بلا تفاوت یہانتک کہ اگر اونمین کسینے اپنی مان سے علانیہ زنا کیا ہوگا تو اس امت مین بہی ایسے لوگ ہون گے جو یہ کام کرینگے معلوم ہوا کہ یہ امت اہل کتاب کی کچھہ فقط اونکے بدعیات وتحریفات ہی مین نہین کریگی بلکہ کبائر ذنوب مین بہی اونکے مقلد بنینگے مصداق اس حدیث کا ہے بجی سنا ہے کہ بعض امراء نے اپنے باپ کی منکوحہ سے زنا کیا حالانکہ وہ مان ہی کے حکم مین ہوتی ہے اور بہو بیٹی سے زنا کرنا تو بہت جگہہ مشہور ہے اسکے بعد حضرت نے یہ خبر دی ہے کہ بنی اسرائیل بہتر فرقے ہوگئے تھے اور یہ امت تہتر فرقے ہو جائیگی یہ سب فرقے دوزخ مین جائینگے مگر ایک گروہ جو میرے اور میرے اصحاب کے طریقے پر ہوگا وہ جماعت ہے اور اس امت مین کچھہ ایسے لوگ ظاہر ہونگے کہ یہ اہوا یعنی بدع اونمین اسطرح سرایت کرجائیگی جسطرح کہ کوئی کُتے کا کاٹا ہوا ہوتا ہے کوئی رگ اور جوڑ باقی نرہیگا لکن وہ ہوی اوسمین داخل ہوگی یہ گویا اخبار ہے کثرت بدعت واہل بدعت اور یہ بات بتاتی ہے کہ بدعت کا اثر اونکے اندر ایسا ہوگا کہ ہر رگ وریشہ مین پہنچ جائیگا اس خبر کا مصداق بہی ایک عمر دراز سے اس امت مین مشہود ہو رہا ہے اور بہتر فرقے بہی ہو چکے اگرچہ اکثر منقرض ہوگئے ہین اور بعض ہنوز باقی ہین لیمیز الله الخبیث من الطیب جیسے روافض خوارج نواصب قدریہ مرجیہ اب ہر شخص اپنے عقیدہ وعمل کو لفظ ما انا علیه واصحابی پر عرض کرکے معلوم کرسکتا ہے کہ مین فرقۂ ناری مین ہون یا فرقۂ ناجی مین اسلئے کہ حضرت کے سارے احوال ظاہر وباطن کا روزنامچہ کتب حدیث وسیر مین مضبوط ہے اسی طرح سیرت صحابہ دواوین